تحقیق وتنقید

محمد رفیق چودھری

جاوید احمد غامدی اور تحریفِ قرآن

جناب جاوید احمد غامدی صرف احادیثِ صحیحہ ہی کے منکر نہیں، وہ قرآن کی معنوی تحریف کرنے کے عادی بھی ہیں۔اُن کے ہاں تحریفِ قرآن کے بہت سے نمونے پائے جاتے ہیں۔اس مضمون میں اُن کی تحریفِ قرآن کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے:

غامدی صاحب 'اسلام کے حدود وتعزیرات' پر خامہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''موت کی سزا قرآن کی رُو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کرڈالے۔ [سورہ] مائدہ میں ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (۵:۳۲) ''جس نے کسی کو قتل کیا، اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو، یا زمین میں فساد برپا کیا ہو، تو اُس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا۔''

(میزان صفحہ ۲۸۳، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، مطبوعہ لاہور)

غامدی صاحب کی محولہ بالا عبارت تہ در تہ مغالطہ آمیزی اور پیچ در پیچ گمراہی کا مرقع ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **پوری آیت نہ لکھنا:** غامدی صاحب نے اپنی تحریر میں سب سے پہلے یہ مغالطہ اور فریب دیا ہے کہ اُنہوں نے سورۃ المائدۃ کی آیت پوری نہیں لکھی کیونکہ اگر وہ پوری آیت لکھ دیتے تو اس سے اپنا من پسند مفہوم کشید نہیں کرسکتے تھے۔اس لئے اُنہوں نے مذکورہ آیت کا صرف اتنا حصہ لکھا ہے جس سے اُن کو اپنا خود ساختہ مفہوم نکالنے میں کچھ آسانی پیدا ہوگئی ہے۔اُن کی یہ حرکت ٹھیک ٹھیک مذموم تفسیر بالرائے اور قرآن کی معنوی تحریف ہے۔مکمل آیت یوں ہے:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَقَدْ جَآءَ تْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ﴾ (المائدۃ:۳۲) ''اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے لکھ دیا کہ جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کرڈالا اور جس نے کسی ایک شخص کی جان بچائی، اس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر واضح احکام لے کر اُن کے پاس آئے مگر اس کے باوجود ان میں سے اکثر لوگ زمین میں زیادتیاں کرتے رہے۔''

یہ وہ اصل آیت ہے جس کا من پسند ٹکڑا الگ کرکے غامدی صاحب نے اپنا مطلوبہ مفہوم کشید کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ دو جرائم قتل اور فساد فی الارض کو چھوڑ کر موت کی سزا نہیں ہے۔ گویا اس مقام پر غامدی صاحب نے اسی طرح قرآن کی معنوی تحریف کردی جیسے کوئی شخص قرآن کی سورہ النسا آیت ۴۳ کی درج ذیل عبارت:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ......﴾

''اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو......''

میں سے اُس کے آخری الفاظ وانتم سکریٰ (جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو) حذف کرکے اس سے یہ مفہوم نکالے کہ قرآن مجید مسلمانوں کو نماز کے قریب جانے سے روکتا ہے۔ ایسی جسارت صرف وہی شخص ہی کرسکتا ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف نہ ہو اور جسے آخرت کی جواب دہی کا احساس نہ ہو۔

۲ **مذموم تفسیر بالرائے**: غامدی صاحب نے اسلامی شریعت میں موت کی سزا کے بارے میں بحث کرتے ہوئے پہلا کمال تو یہ دکھایا کہ آیت پوری نہیں دی کیونکہ مذکورہ آیت کے مضمون کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے جس کا کوئی تعلق اسلامی حدود وتعزیرات سے نہیں۔ دوسرے، مذکورہ آیت بھی یہودیوں کے قانون قصاص سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس قانون کے فلسفہ وحکمت کے بارے میں ہے جبکہ یہودیوں کا قانونِ قصاص قرآن میں اس طرح بیان ہوا ہے:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ:۴۵)

''ہم نے یہودیوں کے لئے توریت میں لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے

www.KitaboSunnat.com

آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور اسی طرح زخموں کا بھی ویسا ہی بدلہ لینا ہے۔ پھر جو کوئی معاف کردے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی ظالم ہیں۔''

سورۃ المائدۃ کی جس آیت سے غامدی صاحب نے موت کی سزا کو صرف دو جرائم تک محدود کردیا ہے، اُس آیت کو دوسرے تمام مفسرین کی طرح اُن کے استاد 'امام' امین احسن اصلاحی بھی اسلامی حدود وتعزیرات کا ماخذ نہیں سمجھتے بلکہ انہوں نے بھی اس آیت کے مضمون کو یہودیوں سے متعلق قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی تفسیر 'تدبر قرآن' میں مذکورہ آیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

﴿ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ﴾ ''یہ اُس اصل حکم کا بیان نہیں ہے جو قصاص کے باب میں یہود کو دیا گیا بلکہ اس کی دلیل اور اس کی حکمت وعظمت بیان ہوئی ہے۔ 'جان کے بدلے جان' کا قانون تورات میں بھی ہے اور اس کا حوالہ اس سورہ میں بھی آگے آرہا ہے۔ یہاں چونکہ مقصود یہود کی شرارت وشقاوت کو نمایاں کرنا ہے، اس وجہ سے قانونِ قصاص کا اصل فلسفہ بیان فرمایا گیا۔ یہود پر قتل نفس کی سنگینی واضح کرنے کے لئے ان کو یہ حکم اس تصریح کے ساتھ دیا گیا تھا کہ ایک کا قاتل سب کا قاتل اور ایک کا بچانے والا سب کا بچانے والا ٹھہرے گا۔ لیکن پھر وہ قتل اور فساد فی الارض کے معاملے میں بالکل بے باک ہوگئے۔'' (تدبر قرآن: جلد۲/صفحہ۵۰۳)

لہٰذا یہ غامدی صاحب کی تحریفِ قرآن اور مذموم تفسیر بالرائے کا شاخسانہ ہے کہ اُنہوں نے المائدۃ کی آیت مذکورہ کو اس کے سیاقِ کلام سے کاٹ کر اس کا صرف ایک تہائی ٹکڑا لکھ کر اس سے وہ معنی نکالے جو اس کے استاد 'امام' سمیت آج تک کسی مفسر نے نہیں نکالے کہ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم پر دی جاسکتی ہے اور 'اللہ تعالیٰ نے اسے پوری صراحت' سے بیان فرما دیا ہے جس کے بعد کسی فرد یا حکومت کو دو جرائم (قتل اور فساد فی الارض) کے سوا کسی اور جرم میں موت کی سزا دینے کا کوئی حق نہیں جبکہ اہل علم جانتے ہیں کہ قتل کے قصاص کا قانون تو سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۷۸ میں بیان ہوا ہے اور فساد فی الارض یا محاربہ میں موت کی سزا کا قانون سورۃ المائدۃ کی آیت ۳۳ میں مذکور ہے۔

زیر بحث آیت کا موت کی سزا کے قانون سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تلعب بالقرآن ہے جو غامدی صاحب کا مشغلہ ہے کہ وہ زنا کی سزائے رجم بھی المائدۃ:۳۳ سے نکال لیتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

④ **احادیثِ صحیحہ کا انکار:** غامدی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت کے ذریعے کئی احادیثِ صحیحہ کا انکار بھی کرڈالا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ صحیح احادیث (جو تواتر کی مانند ہیں) میں شادی شدہ زانی کے لئے رجم، یعنی سنگساری کی سزا موجود ہے جو کہ موت کی سزا ہے۔ اسی طرح احادیثِ صحیحہ میں مرتد کیلئے موت کی سزا مقرر ہے۔ غامدی صاحب نے ایک ہی سانس میں ان دونوں شرعی حدود کا انکار کردیا ہے۔ ان کی یہ حرکت دیگر منکرین حدیث کی طرح کا صریحاً انکارِ حدیث اور انکارِ سنت ہے اور قرآن وسنت کے باہمی تعلق کو ختم کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ کیونکہ حدیث وسنت دراصل قرآن ہی کی شرح ہے اور حجت اور واجب الاطاعت ہے۔ مگر غامدی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ سنت سے ثابت شدہ بہت سے احکام کے منکر ہیں۔

④ **اجماعِ اُمت کا انکار:** غامدی صاحب کی مذکورہ عبارت میں اجماعِ اُمت کا انکار بھی پایا جاتا ہے کیونکہ اس بات پر اجماعِ اُمت نہیں ہے کہ شریعت میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل اور فساد) ہی پر ہے بلکہ اجماعِ اُمت کی رُو سے شادی شدہ زانی اور مرتد دونوں کے لئے بھی موت کی شرعی سزا مقرر ہے اور ان دونوں جرائم ......شادی شدہ شخص کے زنا اور ارتداد کی سزاے موت ...... کے غامدی صاحب منکر ہیں۔

⑤ **اسلامی شریعت کا انکار:** غامدی صاحب کا یہ دعویٰ کہ صرف دو جرائم ہی پر موت کی سزا ہے یا تو اسلامی شریعت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے یا پھر خانہ ساز شریعت ایجاد کرنے کے شوق کا شاخسانہ ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں صرف مذکورہ دو جرائم (قتل اور فساد) ہی پر موت کی سزا مقرر نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی جرائم پر موت کی سزا مقرر ہے، جیسے شادی شدہ زانی کے لئے سنگساری اور مرتد کے لئے سزاے موت۔ لہٰذا غامدی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت کے ضمن میں اسلامی شریعت کے حدود وتعزیرات کا بھی انکار کردیا ہے۔

خلاصہ کلام: منکر حدیث جناب جاوید غامدی کا یہ نظریہ بالکل غلط ہے کہ موت کی سزا قرآن کی رُو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں بھی نہیں دی جاسکتی۔ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اس طرح کی کوئی تحدید نہیں کی گئی کہ ان دو جرائم کے سوا اللہ تعالیٰ کے قانون میں کسی فرد یا حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی شخص کو موت کی سزا دے۔ اگر غامدی

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے مذکورہ نظریہ کو مان لیا جائے تو معاذ اللہ اس قرآنی حکم کی سب سے پہلی نافرمانی خود حضرت محمد ﷺ نے کی جنہوں نے عملی طور پر شادی شدہ زانیوں اور مرتدوں کو بھی موت کی سزا دی۔ العیاذ باللہ!

تحریفِ قرآن کی چند دیگر مثالیں

غامدی صاحب کے ہاں تحریف قرآن، تلعب بالقرآن اور مذموم تفسیر بالرائے کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ ذیل میں ہم اُن کی کتاب 'البیان' سے چند آیات کا ترجمہ وتفسیر پیش کرتے ہیں:

1. سورۃ اللہب میں ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾ کا ترجمہ یہ کیا ہے:

"ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے۔" پھر اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

"یعنی اُس کے اعوان وانصار ہلاک ہوئے۔" (البیان ص ۲۶۰، تاریخ اشاعت ستمبر ۹۸ء لاہور)

2. سورۃ الاخلاص میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

"وہ اللہ سب سے الگ ہے۔" (البیان: صفحہ ۲۶۱)

3. سورۃ الفیل میں ﴿تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ﴾ کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ

"تو پکی ہوئی مٹی کے پتھر اُنہیں مار رہا تھا۔" (البیان: صفحہ ۲۴۰)

4. سورۃ البروج میں ﴿قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ○ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ "مارے گئے ایندھن بھری آگ کی گھاٹی والے۔" (البیان: صفحہ ۱۵۷)

اور پھر اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے کہ

"یہ قریش کے اُن فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کے لئے ظلم وستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ اُنہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اُس گھاٹی میں پھینک دے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی آگ نہ کبھی دھیمی ہوگی اور نہ بجھے گی۔" (البیان: صفحہ ۱۵۷)

تو قارئین محترم! یہ ہیں جاوید احمد غامدی صاحب جو آج کل کبھی پس پردہ اور کبھی پردۂ سکرین پر آکر تحریفِ قرآن کی رسم زندہ رکھے ہوئے ہیں، فتنۂ انکارِ حدیث کی آبیاری کررہے ہیں، روشن خیال اعتدال پسندی (Enlightened Moderation) کی ٹھیک ٹھیک نمائندگی فرمارہے ہیں اور دین اسلام کا نیا ایڈیشن تیار کررہے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com